

# بے نہاری حصار اگر

حضرت مولانا طلار قجکیل



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

**U/0048/10-02-S/R**

نام کتاب : بے نمازی مقام عبرت

از : مولانا طارق جمیل مظہر

ترتیب و تدوین : حافظ محمد سلمان صاحب

باہتمام : حافظ محمد احمد چوہدری

ناشر : عمر پبلیکیشنز، فست فلور یوسف مارکیٹ  
7356963 - 38۔ اردو بازار، لاہور۔ فون:

اشاعت : اکتوبر 2002ء

قیمت : 15 روپے

## بِنَمَازِي

### مقام عبرت

#### نَحْمَدُهُ وَنَصْلِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اَمَا بَعْدُ ! فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْطَانِ الرّجِيمِ ( ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ( ) فَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَلًا ذَرَّةً خَيْرًا يَرَهُ ( ) وَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةً شَرًا يَرَهُ ( ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَعَلْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ وَإِنَّمَا مِنْ حُكْمِي أَنْ أَوْضُعَنَّ مَا أَوْضُعُ وَأَنْ أَنْهِيَ مَا أَنْهَيْ ( ) إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ حَضْرَةِ أَعْمَالِكُمْ مَعْرُضٌ فَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَلًا ذَرَّةً خَيْرًا يَرَهُ ( ) وَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةً شَرًا يَرَهُ ( ) أَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

میرے بھائیو : اس وقت ساری دنیا کے انسان، کیا کافر، کیا مسلمان، وہ من چاہی زندگی پر چل رہے ہیں، جو جی میں آیا وہ کرنا ہے، اور جو جی میں نہیں آیا وہ نہیں کرنا، اپنی من چاہی زندگی کا دستور یہ گزشتہ تین سوالوں سے باطل کی محنت ہوتے ہوتے ہوئے، وہ ہمیں اس وقت یہاں تک پہنچا چکے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اثر لینا یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اثر لینا، یا آخرت سے اثر لینا ہمارے دلوں سے مت پکا ہے یا بہت دھندا ہو پکا ہے۔

يَعْلَمُونَ كَا هِرَا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا -

بس یہ دنیا کے چار دن ہی ہمیں اپنے لگ رہے ہیں۔

وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ -

اور موت کے بعد جو آنے والی زندگی ہے۔ اس سے یہ سارا جہاں غافل ہے۔

### خالق کائنات:

یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی ہے، یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، عرش و فرش اللہ تعالیٰ کا ہے، یہاں وہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، یہاں وہ نہیں ہوگا جو دنیا کے بادشاہ چاہتے ہیں، صدر، وزیر، فوجیں چاہتی ہیں۔ بلکہ "إِنَّ الْأَمْرَ كُلُّهُ لِلّٰهِ" ساری حکومت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ "مِنْ قَبْلِ شَرْوَعَ" سے ہے اور "مِنْ بَعْدِ" آخر تک ہے، اور وہ ایسی حکومت والا ہے کہ جس کو زوال کوئی نہیں۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ -

جس کا مقابل کوئی نہیں۔

مَا كَانَ مَعَهُ، مِنَ الْهَـ۔

جس کا کوئی شریک نہیں۔

لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ۔

جو کسی سے پیدا نہیں ہوا نہ اس سے کوئی پیدا ہوتا ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔

سارے جہاں کو بنایا خود بننے سے پاک ہے۔

سارے جہاں کو مارتا ہے، مارتا رہے گا، خود موت سے پاک ہے، سب کو بنایا خود بننے سے پاک ہے۔  
سب کو مارا مرنے سے پاک اپنے ارادوں میں وہ کامل ہے۔

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ۔

وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

وَمَا كَمْ يَشَاءُ كُمْ يَعْمَنْ۔

اور وہ نہ چاہے تو کوئی کرواہی نہیں سکتا۔

وَمَا تَشَالُونَ إِلَّا إِيْشَاءُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔

تم بھی اللہ کے محتاج ہو، تمہارا چاہا بھی اس وقت پورا ہو گا جب اللہ تعالیٰ بھی چاہ لے گا۔

فرعون کی ساری طاقت گی کہ موئی علیہ السلام کو ذبح کرنا ہے، اللہ کا ارادہ ہے کہ ہم نے زندہ رکھنا ہے، اتنی کثرت سے بچے قتل ہوئے کہ اس کی اپنی قوم نے کہا کہ حکومت کس پر کرنی ہے؟

ایک سال چھوڑو ایک سال مارو، جس سال چھوڑتا تھا اس سال ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، جس سال قتل کرتا تھا، اس سال موئی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، حالانکہ اس کے برکس کرتا تاکہ معاملہ آسان ہوتا، لیکن اللہ کی قدرت کو کون جانتا ہے، پھر ایسا نظام چلایا کہ اس کو پانی میں ڈلوایا، پانی سے فرعون کے دربار میں پہنچایا، امِ موئی، موئی علیہ السلام کی والدہ غمگین، جب یہ دریا میں ڈالوں گی تو یا ڈوبے گا یا مرے گا اور اس سے بچانا چاہتی ہوں تو یہ موت میں جا رہا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَإِذَا خَفَتْ عَلَيْهِ فَالْقِيَهُ فِي الْيَمِ۔

اسے دریا میں ڈالو، وہ دریا اسے کہاں لے جائے گا؟

فَلِيلِقِهِ الْيَمِ بِالسَّاحِلِ۔

وہ دریا اسے ساحل پر پھینکے گا، وہاں سے کیا ہوگا؟

يَا خَذْهُ عَدْلَىِ۔

میرا دشمن فرعون کپڑے لے گا۔

وعدولہ! اس کا بھی دشمن ہے، اس کو کپڑے لے گا، تو موئی علیہ السلام کی والدہ کے بھی میں آیا، یا اللہ! جس سے بچانا ہے، وہی اس کو کپڑے گا تو پھر بچے گا کیسے؟  
وہ تو اس کو دیکھتے ہی ذبح کر دے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَسْ تَخَافِي وَ لَا تَحْزُنِي -

نہ اس کی موت کا غم کھا، نہ اس کی موت کا خوف کھا، نہ اس کی جدائی کا غم کھا۔

أَنَارَادُوهُ الْيَكَ -

تُو دِيكَّهے گی میں اسے واپس تیری گود میں لوٹاؤں گا۔

وَجَالُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ -

میں تیری زندگی میں اسے رسول بنا دوں گا۔

یہ دونوں کام تو دیکھ کر مرے گی، اس سے پہلے نہیں مر سکتی، وہ فرعون کی گود میں جائے یا تپنی آگ میں گرے، یا وہ طوفانی موجوں میں گرے، پچانا جب تیرے اللہ کا ارادہ ہو جاتا ہے تو کائنات کا ہر سبب پھر حفاظت میں استعمال ہوتا ہے، پھر ہلاکت میں استعمال نہیں ہو سکتا ہے۔

جب وہ ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو حفاظت کے اسباب بھی موت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

جب وہ عزت کا ارادہ کرتا ہے تو ذات کے اسباب بھی عزت کا ذریعہ بنتے ہیں۔

جب وہ ذلیل کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو عزت کے اسباب میں سے ذات نکلا شروع ہو جاتی ہے۔

جب محبتیں لاتا ہے تو نفرتوں میں سے محبتیں نکال کے دکھاتا ہے۔

جب نفرتیں لاتا ہے تو محبتوں کو نفرتوں میں بدل کے دکھاتا ہے۔ اس کائنات میں حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے، یہاں وہ ہو گا جو اللہ چاہتا ہے۔

## ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش :

ساری کی ساری نمرود کی طاقت استعمال ہوئی کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دو۔ لکڑیاں اکٹھی ہوئیں، ڈھیر لگایا گیا، اور ایسی آگ دیکی کہ اوپر سے اڑنے والا پرندہ بھی اس میں گر کے راکھ ہو جائے۔

اب ابراہیم علیہ السلام کو چیننے کا وقت آیا تو آگ کے قریب جائے گا کون؟ راستہ ہی کوئی نہیں، ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے خود چلا جا۔ وہ کہنے لگے میں کیوں جاؤں؟ تم نے جلانا ہے، پھیکوئے مجھے۔ اب چیننے کا طریقہ کوئی نہیں، قریب جائیں تو خود جلتے ہیں۔ شیطان نے ایک ہتھیار بنائے دیا، غلیل کی طرح، اس میں اتار کے پھینکنا، کپڑے اتارے، رسیوں سے باندھا، جب ہوا میں اڑے تو جبراہیل دائیں طرف آگئے اور پانی کا فرشتہ باسیں طرف آگیا، درمیان میں ابراہیم علیہ السلام، ادھر جبراہیل علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام خاموش ہیں بس اتنا کہ رہے ہیں:

حَسْبِيَ اللَّهُ وَ نَعْمَ الوَكِيلُ -

اس سے آگے کچھ نہیں بول رہے اور ادھر پانی کا فرشتہ اس انتظار میں ہے کہ ابھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا پانی ڈالو، آگ بجھاؤ، ادھر جبراہیل علیہ السلام اس انتظار میں ہیں کہ یہ مجھ سے کچھ کہیں تو میں آگے کروں، تو جب دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام بولتے نہیں ہیں تو وہ بے قرار ہو گئے کہ یہ آگ میں جل جائیں گے؟ جبراہیل علیہ السلام بھی یہی جانتے ہیں کہ آگ جلاتی ہے، کہنے لگے:

ابراہیمؑ آپ کو میری کوئی ضرورت نہیں؟ تو فرمایا 'اما ایک فلا' ضرورت ہے، پر مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں۔ 'اما لی اللہ فنعم' بے شک اللہ کا ضرور محتاج ہوں پر تیرا محتاج کوئی نہیں ہوں۔ آگ میں جا رہے ہیں۔ جب جبراہیل علیہ السلام سے نظر ہٹ گئی اور پانی کے فرشتے سے بھی نظر ہٹ گئی تو اللہ تعالیٰ نے براہ راست آگ کو حکم دیا۔

یا نار کونی برا دا و سلام علی ابراہیم۔

اے آگ ٹھٹھی ہو جا، سلامتی کے ساتھ، میرے ابراہیم پر۔

تو اللہ جل جلالہ نے ایسا ٹھٹھا فرمایا کہ شعلوں کو گود بنا دیا، شعلوں نے ابراہیم علیہ السلام کو گود میں لے لیا۔ جیسے ماں بچے کو چارپائی پر لٹاتی ہے ایسے آرام سے انگروں پر بٹھادیا آگ کو شفاف بنا دیا، یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر، جو جانی دشمن اور قتل کے درپے تھا جب اس کی نظر پڑی تو اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔

نعم الرب ربک يا ابراهیم۔

اے ابراہیم! تیرے رب کے کیا کہنے، کیا ہی زبردست تیرا رب ہے۔

## آخری فیصلہ اللہ کا ہے :

میرے بھائیو! کائنات میں جو بھی شکل ہے، جو بھی صورت ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے تابع ہے، اللہ تعالیٰ کی چاہت سے استعمال ہوتی ہے، اس جہان میں فیصلہ اللہ تعالیٰ کا حتمی چلتا ہے، جو زمین کو کہے گا وہ کرے گی، جو آسمانوں کو کہے گا وہ کریں گے، جو ہواوں کو کہے گا وہ کریں گی، جو پانیوں کو کہے گا وہی ہوگا، ساری کائنات میں آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

میرے بھائیو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانی زندگی کے حالات کو اس کے اعمال کے ساتھ جوڑا ہوا ہے، ساری دنیا کی طاقتیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو نہیں بدل سکتیں، جب لوگوں کے اعمال بگرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حالات کو بھی بر باد کرتا ہے اور آخرت کو بھی بر باد کرتا ہے، مال نے نہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلے عزت دلائی نہ آج عزت دلستا ہے دنیا کے اقتدار نے نہ پہلے کسی کو کامیاب کیا نہ آج کسی کو کامیاب کر سکتا ہے۔

## انسانیت آج اللہ کو لکار رہی ہے :

بھائیو! آج یہ دھوکہ ہے کہ ہم اپنی من چاہی پر چل رہے ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کے دستور کا پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کن چیزوں سے راضی ہے، کن چیزوں سے ناراض ہے، کس پر اس کی پکڑ آتی ہے، کس پر وہ معاف کرتا ہے، اس لئے یہ ساری دنیا کے انسان انتہائی خطرے میں چل رہے ہیں کہ وہ سارے اعمال جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے وہ پوری دنیا میں ہیں، ہر محلے میں ہیں، ہر بازار میں ہیں، پورے پاکستان میں ہیں، پوری دنیا میں ہیں، پورے چھ برا عظم میں پھیلی ہوئی انسانیت آج اللہ تعالیٰ کو لکار رہی ہے اور کبیرہ گناہوں کے ساتھ زمین کو بھر دیا ہوا ہے۔

ظہر الفساد فی البر و البحر بما كسبت ایدی الناس۔

اور اللہ اپنی سنت، قرآن کے ذریعے سے بتاتا ہے کہ جب تم جیسی قوموں نے، تمہارے جیسے اعمال اختیار کئے تو سنو :

## قوم نوح پر عذاب :

ایک قوم تم سے پہلے آئی، نوح علیہ السلام کی، جنہوں نے زمین کو کفر سے بھر دیا، الٹا میرے نبی سے کہنے لگے۔

فَاتَنَا بِمَا تَعْدَنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔

وہ عذاب لاو، جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے اور وہ عذاب لاو جس کا تم نے وعدہ کیا ہوا ہے۔  
پھر ہمارا وہ دن آیا۔

فَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مِنْهُمْ وَفَجَرْنَا لِأَرْضِ عَيْوَنَا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى امْرِ قَدْ قَدْرٍ۔  
آسمان کے دروازے کھولے، زمین کو چشمہ بنا دیا۔

یہ نہیں کہا کہ زمین سے پانی نکلا، کہا :

فَجَرْنَا الْأَرْضَ عَيْوَنَا۔

ہم نے پوری زمین کو چشمہ بنا دیا۔

روئیں روئیں سے پانی اعلیٰ لگا اور آسمان سے پانی گرا، زمین سے پانی نکلا اور ساری کائنات میں وہ پانی پھیلا، ایک تفسیر میں، میں نے پڑھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس دن کسی پر حرم کرتا تو ایک عورت پر حرم کرتا جو بچے کو لے کے بھاگ رہی تھی کہ کوئی جائے پناہ ملے اور میں بچ جاؤں اور وہ بھاگتے بھاگتے ایک اونچے پہاڑ پر چڑھی، جس سے اونچا پہاڑ کوئی نہیں تھا، بیچھے سے پانی آیا، اس نے پہاڑ کو جو ڈبویا پھر اس کے پاؤں پر چڑھا، پھر اس کے سینے پر آیا، پھر اس نے بچے کو اوپر کر لیا پھر اس کی گردن تک آیا تو اس نے بچے کو اپنے سر سے اوپر کر لیا کہ شاید بچہ بچ جائے پر پانی کی موج نے نہ بچے چھوڑے نہ بڑے چھوڑے، سب کو برابر کر دیا، یہاں تک کہ نوحؑ کے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے غرق کر دیا۔

وَ حَالَ بَيْنَهُمُ الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرِقِينَ۔

تین آدمی ایک غار میں چھپ گئے اور اوپر پتھر رکھ لیا کہ یہاں تو پانی نہیں آئے گا، چاروں طرف جو پانی کا تماشہ دیکھا تو اندر بیٹھ گئے، تھوڑی دیر میں تینوں کو تیز پیشاب آیا اور بے قرار ہو کر پیشاب کرنے بیٹھ گئے، اللہ تعالیٰ نے پیشاب کو جاری کر دیا اور وہ پیشاب کرتے کرتے، اپنے ہی پیشاب میں غرق ہو کے مر گئے۔

جو کام قوم نوح کیا کرتی تھی وہ کام آج ہو رہے ہیں، ساری دنیا میں ہو رہے ہیں۔

## قوم عاد پر عذاب :

قَوْمُ عَادَ آتَى بُرْزِي طَاقَتُورِ، يَهَا تَكَ كَ لَلَّا كَارَنَ لَگَـ۔

مِنْ أَشَدِ مَنَاقُوْةٍ

كَوَيْـيَـ هَـيْـ هَـمَـ سَـ بَـرَـ طَـاقَـتُـورِـ۔

تو لاوٹا ہمیں جس سے ڈراتے ہو؟

ان يَقُولُ إِلَى اعْتَرَاكَ بَعْضُ الْهَتَنَا بِسَوْءِ

ہمارے خداوں نے تیری عقل خراب کر دی ہے، ہم سے تو بڑا کوئی طاقتوں نہیں ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَوْلَمْ يَرُو إِنَّ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُ مِنْهُمْ قَوْةً۔

ائے ہودؓ انہیں بتاؤ، جس نے تمہیں پیدا کیا ہے، وہ تم سے زیادہ طاقتوں ہے۔

تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جھٹ پوری ہوئی اور وہ اپنے تکبر میں بڑھتے رہے، نافرمانی میں بڑھتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کا دروازہ کھولا، قحط آگیا، انسان ایسے بھوکے اور وہ انسان ہماری طرح تو نہیں تھے بلکہ چالیس ہاتھ قد ہوتا تھا، تمیں ہاتھ قد ہوتا تھا، آٹھ سو سال نو سو سال عمر ہوتی تھی، نہ بڑھتے ہوتے تھے نہ بیمار ہوتے تھے، نہ دانت لٹوٹتے نہ کمزور ہوتے، نہ نظر کمزور ہوتی، جوان تندرست تو انا، صرف موت آتی تھی، اس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ہوتا تھا۔

اب ان کو بھوک بھی زیادہ لگی اور وہ اپنی ضرورتوں کا غلہ بھی کھا گئے، حلال بھی کھا گئے، پھر کتے بھی کھا گئے، ملے بھی کھا گئے، چوہے بھی کھا گئے، جو چیز ہاتھ میں آئی، سانپ بھی کھا گئے۔ ہر چیز کھا گئے پر نہ بارش کا قطرہ گرا، نہ زمین سے دانہ پھوٹا، یہاں تک کہ درخت توڑ توڑ کے ان کے پتے بھی چبا گئے، قحط دور نہ ہوا تو پھر انہوں نے ایک وند بیت اللہ بھیجا کہ ہمیں بارش دو۔ جب مصیبت آتی تھی تو اوپر والے کو پکارتے تھے، جب وہ کام کر دیتا تھا تو پھر سرکش ہو جاتے تھے، پھر انہیں پھروں کو پوچھتے لگتے تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے تین بادل سامنے کئے، آواز آئی، ان میں سے ایک کا انتخاب کرو، ایک سفید، ایک سرخ اور ایک کالا۔ اب آپس میں کہنے لگے، سفید تو خالی ہوتا ہے، سرخ میں ہوا ہوتی ہے، کالے میں پانی ہوتا ہے۔ پس انہوں نے کہا یہ کالا بادل چاہئے، آواز آئی کہ پہنچ گا، یہ واپس پہنچ، انہوں نے کہا بارش ہوگی، پھر ساری قوم اکٹھی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے وہ بادل بھیجا۔

**فَلِمَا رَاوَهُ عَارِضاً مَسْتَقْبِلَ أَوْ دِيَتَهُمْ -**

وہ بادل آیا کالا، کہنے لگے :

هذا عارض ممطرنا۔

وہ دیکھو آئی بارش۔

تو اللہ نے کہا :

**بَلْ هُوَا مَا اسْتَعْجَلْهُمْ بِهِ -**

یہ بارش نہیں ہے، یہ وہ عذاب ہے جو تم ہود<sup>۱</sup> سے کہتے تھے۔

کون ہے ہم سے بڑا جو ہمیں کچھ کر لے؟ اب تیار ہو جاؤ۔

**رَيْحَ فِيهَا عِذَابٌ الْيَمِ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا -**

اب دیکھو کیسے تمہارا رب تمہیں اڑاتا ہے۔

ان کے گھروں کو ہوا نے اڑا دیا، ان کو ہوا نے اڑا دیا، ساٹھ ساٹھ ہاتھ اوپنے قد کے لوگ اور تنکے کی طرح ہوا میں اڑ رہے تھے اور ان کے سروں کو آپس میں ہوا ٹکرا رہی تھی، وہ گھومنتے تھے، سر ٹکراتے تھے، بعض لوگ بھاگ کے غاروں میں چھپ گئے، تو ہوا کا بگولہ ایسے زوردار طریقے کے ساتھ غار کے اندر جاتا اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ ان کو باہر نکالتا، پھر ان کو ہوا میں اچھال دیتا گیند کی طرح، پھر ان کے سر آپس میں ٹکراتے ٹکراتے ان کی کھوپڑیاں پھٹ گئیں اور ان کے بھیجے ان کے چیزوں پر نکل آئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُلٹا کے ان کو زمین پر مارا، سر الگ ہو گیا، دھڑ الگ ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لکار کے پوچھا۔

**فَهَلْ تَرَاهُمْ مِنْ بَاقِيَهٖ -**

کوئی ہے باقی تو دکھاؤ، کہ اس کا بھی صفائیا کر دوں، کوئی نظر نہ آیا، سب کو اللہ تعالیٰ نے مٹایا۔ جو کام قوم عاد کرتی تھی وہ کام آج

پوری دنیا میں ہو رہے ہیں۔

## قوم شمود پر عذاب :

پھر ایک قوم شمود آئی۔ انہوں نے سنا تھا کہ قوم عاد کو ہوانے اڑا دیا تھا، تو انہوں نے پہاڑ کے اندر گھر بنائے کہ اندر ہمیں کون کچھ کہے گا۔ اندر تو ہوا جا ہی نہیں سکتی، جائے گی بھی تو کہاں تک اندر جائے گی۔ نافرمانی نہیں چھوڑی، اللہ کام کو چل پڑے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہوا نہیں بھیجی، ایک فرشتہ آیا (بھیجا)۔

مکرو مکرا۔

انہوں نے مکر کیا۔

و مکرنا مکرا۔

ہم نے ان کے مکر کو توڑ دیا۔

فانظر کیف کان عاقبة مکرهم۔

آج ان کا انجام دیکھو۔

أَنَا دَمْرَنْهُمْ وَ قَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ فَتَلَكَ بَيْوَتَهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَّمُوا إِنَّ فِي ذَالِكَ لَا يَةً لِقَوْمٍ

يَعْلَمُونَ وَ انْجَيْنَا الَّذِينَ امْنَوْ وَ كَانُوا يَتَّقُونَ۔

اللہ تعالیٰ نے کہا، یہ دیکھو! ایک فرشتہ آیا، اس نے چیخ ماری اور ان کے کلیج پھٹ گئے، چہرے نیلے اور کالے ہو گئے اور ساری قوم کو اللہ تعالیٰ نے آن کی آن میں ہلاک کر دیا۔

## تاجر قوم کا واقعہ :

پھر اس پر قوم شعیبؑ کا اللہ تعالیٰ نے قصہ سنایا، یہ تاجر قوم تھی۔ فیصل آباد کے بازاروں میں جو ناپ تول میں کمی ہے وہ وہاں ہو رہی تھی، جو جھوٹ ہے وہ وہاں چل رہا تھا، جو خیانت ہے وہ وہاں چل رہا تھا دکھانا کچھ اور، دینا کچھ اور، یہ وہاں چل رہا تھا، تو لئے میں زیادہ، ناپنے میں زیادہ، یہ سارا کام جو کچھ ہو رہا ہے وہ وہاں ہوا اور بڑھتا گیا اور ساری دنیا کی تجارت انہوں نے قبضے میں کر لی اور شعیب علیہ السلام نے کہا کہ بھائیوں بازاً جاؤ۔

أَوْ فُو الْكَبِيلُ وَ زَنَوا بِالْقَسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ۔

صَحِحٌ تَوْلُو، صَحِحٌ نَّاپُو، نَّاپٌ تَوْلٌ مِّنْ كَمْ نَهْ كَرُو۔

جواب آیا :

اصلاحتک ان فترک ما یعبد اباء نا او ان فعل فی اموالنا ما نشاء انک لانت الحلیم الرشید۔

اے شعیب! بس تو مسجد میں بیٹھ جا، ہمارے کاروبار میں ڈھل نہ دے، یہ تیری نمازیں ہمیں کہتی ہیں کہ ہم باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دیں اور ہم اپنے کاروبار تیرے طریقہ پر کریں گے تو ہم تو بھوکے رہ جائیں۔

اگر کسی سے آپ کہیں کہ بھائی دیانت سے تجارت کرو، تو وہ کہے گا میرا تو بجلی کا بل بھی ادا نہیں ہوتا، میں روٹی کہاں سے کھاؤں گا؟

میں نے ایک تیل والے سے کہا۔ تم ملاوٹ کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا، اگر ملاوٹ کریں تو ایک ڈرم کے پیچھے پانچ سو روپیہ پختا ہے

اور خاص بچوں تو پچاس روپے بچتے ہیں اور پچاس روپے سے میرا کیا ہوگا۔ سبزی گوشت بھی نہیں آتا اور پانچ سو روپے سے تو کتنے دن گزر جاتے ہیں۔

تو یہی کچھ قوم شعیب نے کہا کہ :

اصلاتک تامرک ان فترك ما يعبد اباءنا او ان فعل في اموالنا ما نشاء

میاں شعیب اپنے گھر بیٹھ جا، ہمیں تیری تبلیغ نہیں چاہئے، ہمیں اپنا کاروبار کرنے دے۔

یہی آج کے بازاروں میں مسلمان کہہ رہے ہیں کہ ہمیں یہ شریعت نہیں منظور، شریعت پر چلیں گے تو کاروبار کیسے ہوگا؟

جھوٹ نہ بولیں تو کام کیسے چلے گا؟

خیانت نہ کریں تو کام کیسے چلے؟

ناپ تول میں کمی نہ کریں تو کام کیسے چلے؟

سودی کام نہ کریں تو کام کیسے چلے؟

بنک نہ ہوں تو کام کیسے چلے؟

یہ سارے اعتراضات جو آج کے تاجر کرتے ہیں یا دوکاندار کرتے ہیں، یہ سارے اعتراضات حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے کئے کہ

پھر کاروبار کیسے چلے گا؟

منڈیاں کیسے چلیں گی؟

پھر تجارت کیسے چلے گی؟

بھائی! ہم تو تجارت چلانے نہیں آئے، ہم تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہوئے تجارت مٹھپ ہو جائے، یا چل پڑے تو برکت سجان اللہ، ہم اس بات کے مکلف نہیں ہیں کہ ہم نے روٹی کھانی ہے اور بچوں کو کھلانی ہے، ہم اس بات کے مکلف ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کمانا ہے اور اس کے مطابق کھلانا ہے۔ اس میں کچھ بچے گا کھلائیں گے، نہیں بچے گا فاقہ کریں گے، بچوں کو بھی کہیں گے، تمہارا باپ نہیں دے سکتا، میں تمہاری خاطر دوزخ کی آگ کو برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے بارہ بیٹے تھے۔ جب انتقال ہونے لگا تو ان کے سالے، مسلمہ بن عبد الملک کہنے لگے:

"امیر المؤمنین آپ نے بچوں پر بڑا ظلم کیا ہے۔"

کہنے لگے، کیا ظلم کیا ہے؟

کہا، ان کے لئے جو چھوڑ کے جا رہے ہیں وہ دو روپے فی کس ہے، آپ کے بچوں کو ترکے میں دو روپے (یعنی دو درهم) ملیں گے

تو یہ کیا کریں گے؟ ان کا آپ نے کچھ نہ بنایا۔

عمر بن عبد العزیزؓ پر زہر نے اثر کر لیا تھا، کہنے لگے مجھے بٹھا دو، تو انہیں بٹھا دیا گیا۔ کہنے لگے بات سنو!

"میں نے ان کو حرام کوئی نہیں کھلایا اور حلal میرے پاس تھا ہی نہیں لہذا میں اس کا مکلف نہیں ہوں کہ ان کے لئے جمع کروں۔"

وہ کہنے لگے، ایک لاکھ روپیہ میں دیتا ہوں، میری طرف سے بچوں کو ہدیہ کر دیں۔

کہنے لگے وعدہ کرتے ہو؟

کہا ہاں کرتا ہوں۔

کہنے لگے اچھا ایسا کرو، جہاں جہاں سے تم نے ظلم اور رشوت سے پیسہ اکٹھا کیا ہے نا، ان کو واپس کر دو، میرے بچوں کو تمہارے

پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر کہا میرے بچوں کو بلاو۔ سب کو بلا لیا گیا تو اس کے بعد ارشاد فرمایا!

اے میرے بیٹو ! میرے سامنے دو راستے تھے۔ ایک یہ کہ میں تمہارے لئے دولت جمع کرتا، چاہے حلال ہوتی چاہے حرام ہوتی، لیکن اس کے بدلتے میں دوزخ میں جاتا۔

دوسرा راستہ یہ تھا کہ میں تمہیں تقویٰ سکھاتا، اللہ سے لینا سکھاتا اور خود جنت میں جاتا۔ میرے بچو ! میں تمہارا باپ دوزخ کی آگ نہیں برداشت کر سکتا، لہذا میں نے دوسرा راستہ سکھا دیا ہے، تقویٰ والا۔ جب کبھی ضرورت ہو میرے اللہ سے مانگنا، میرے اللہ کا وعدہ ہے :

### وَهُوَ يَنْهَا الظَّلَّاحِينَ۔

کہ میں نیکوں کا دوست ہوں، نیکوں کا والی ہوں۔

پھر اپنے سالے سے کہا :

مسلمہ، اگر میرے بیٹے نیک رہے تو اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں کرے گا اور اگر یہ نافرمان ہوئے تو مجھے ان کی ہلاکت کا کوئی

غم نہیں ہے۔

پھر اس آسمان نے دیکھا کہ اموی شہزادے، مسلمہ کی اولادیں اور سلیمان بن عبد الملک کی اولادیں، جو اپنے ایک ایک بچے کے لئے اس زمانے میں دس دس لاکھ درہم چھوڑ کر مرے، ان کی اولاد مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھ کے بھیک مانگا کرتی تھیں جیسے ابھی جمعے کے بعد بھکاری یہاں بھیک مانگیں گے اور عمر بن عبد العزیزؓ کی اولاد ایک ایک مجلس میں سو سو گھوڑے اللہ تعالیٰ کے نام پر خیرات کیا کرتے تھے۔

## ہم پہلے مسلمان ہیں:

ہم تاجر بعد میں ہیں، مسلمان پہلے ہیں، ہم افسر بعد میں ہیں، مسلمان پہلے ہیں، بچوں کے باپ بعد میں ہیں، مسلمان پہلے ہیں، یوں کے خاوند بعد میں ہیں، مسلمان پہلے ہیں، کسی کے بچوں کی ماں، وہ عورت، بعد میں ہے، مسلمان پہلے ہے، کسی کی یوں بعد میں ہے، مسلمان پہلے ہے۔

اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہوئے سب کچھ قربان کرنے کا حکم ہے، یہ نہیں کہ اپنی خواہشات پر حکم قربان کرو۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ میرے حکم پر اپنی خواہش کو قربان کرو۔

ہمارے بازارِ قوم شعیب والے نہ بنیں، وہ تو مذاق اڑانے لگے۔

کاروبار کیسے ہوگا؟

بچوں کو کہاں سے کھلانیں گے؟

پھر بھوکے مر جائیں؟

دیانت داری سے کمائیں تو روٹی کہاں سے کھائیں؟

یہی شعیب علیہ السلام کی قوم کا جواب تھا، پھر کہاں سے کھائیں؟

پھر کہاں سے کمائیں؟

تو چپ کر کے اپنے نفل پڑھا کر، اپنا اللہ اللہ کیا کر، ہمارے کاروبار میں دخل نہ دیا کر۔ جیسے ہم نے آج اسلام کو کہا ہوا ہے۔ مسجد میں آئیں گے۔

تجھے سلام کریں گے۔

نماز پڑھیں گے۔

جمعہ پڑھیں گے، پر تو ہمارے بازار میں نہ آنا۔

کہیں تو ہمیں جھوٹ سے نہ روک دے۔  
بدیانتی سے روک دے۔  
سود سے روک دے۔  
خیانت سے روک دے۔

پھر تو ہماری تجارت ہی ٹھپ ہو جائے گی، تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر تین عذاب مارے۔ پہلی کافر قومیں جو تھیں ان پر ایک ایک عذاب آیا تھا۔ یہ کافر کے ساتھ ساتھ بد دیانت بھی تھے۔ لوگوں کا حق بھی لوٹتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر تین عذاب مارے۔

- |    |                        |                 |
|----|------------------------|-----------------|
| ۱. | اخذتهم الرضفة          | زلزلہ           |
| ۲. | أخذ الدين ظلموا الصيحة | چیخ             |
| ۳. | أخذهم عذاب يوم الظلة   | انگاروں کی بارش |

ہماری جماعت شعیب علیہ السلام کی قوم کے علاقے میں گئی تھی۔ وہ اتنا ٹھنڈا علاقہ ہے کہ جب ہم وہاں سے گزرے تو وہاں تقریباً تین تین فٹ برف پڑی ہوئی تھی۔ ایسا ٹھنڈا علاقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ایک گرم ہوا بھیجی، وہ جلس گئے، تڑپ گئے، آبلے پڑ گئے، تو اس کے بعد ایک دم ہوا ٹھنڈی ہوئی تو سارے بھاگ کے باہر آگئے کہ شکر ہے ٹھنڈی ہوا آئی، اوپر سے بادل آیا، کہا شکر ہے بادل آیا، اس کے ساتھ ہی زمین میں زلزلہ آنا شروع ہوا اور اس کے اوپر فرشتے کی چیخ آئی اور اوپر وہ کالا بادل ایک دم سرخ ہو گیا، پھر اس میں سے ایک دم بڑے بڑے انگارے برے، اور شعیب علیہ السلام کی ساری قوم کو اور **مان** کی منڈی کو اللہ تعالیٰ نے جلا کر راکھ کر دیا۔

اگر یہ بازار والے توبہ نہیں کریں گے تو مجھے ڈر ہے کہیں ان منڈیوں پر بھی وہ انگارے نہ برس جائیں، جو مائن کی قوم پر برسے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی کسی سے کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔

خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا کہ :

ولیتین اناس من امته علی عشر و بطرو لھو ولعب فیصبحو قدمسخو قرده و خنازیر با استحلاهم  
المحارم و اکلهم الربو و لیسهم الحریر و شربهم الخمور و اتخاذهم القینات و قطعیتهم الرحم۔

ایک زمانہ آئے گا، میری امت عیاش ہو جائے گی، بدمعاش ہو جائے گی، ناق گانے کی رسیاہ ہو جائے گی، گانا بجانا ان کی گھٹی میں پڑ جائے گا، اور اس حال میں ایک ایسی رات آئے کہ انسان رات کو سوئیں گے، صبح کو اٹھیں گے تو بندر اور خزیر ہوں گے اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے حرام کو حلال کر دیا ہوگا۔

با استحلاهم المحارم۔

انہوں نے حرام کو حلال کر دیا ہوگا۔

و اکلهم الربوا۔

اور سود ڈٹ کر کھاتے ہوں گے۔

ولبس هم الحریر۔

اور مرد ریشم پہنیں گے۔

سونے کی انگوٹھیاں، سونے کی چینیں، نوجوانوں نے گلے میں لکھائی ہوئی ہیں، سونے کی چین، سونے کی انگوٹھی، یہ کون سی

لذت ہے، اس انگوٹھی کو پہنچے میں، جو اللہ تعالیٰ کو بھی لکارا ہوا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لکارا ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا :

" کاش میری امت کے نوجوان ریشم اور سونا استعمال نہ کریں "۔

یا لیت امتی لم تلبس الذهب۔

کاش میری امت سونے کا استعمال مت کرنے۔

دیکھو کتنے نوجوان ہیں جو ایسے شوق میں ہیں، ان کو پتہ ہی نہیں کہ یہ اتنا بڑا حرام ہے۔ جن کو کچھ نہیں پتا ہے، نہ تو اللہ تعالیٰ کا پتہ ہے، نہ روکنے والے کا پتہ ہے، نہ اس کی سزا کا پتہ ہے۔ لہذا گاڑی چل رہی ہے تو یہ عذاب کس پر ہوگا؟ حرام کو حلال کر دیں گے۔

سود کو کھائیں گے۔

ریشم کو پہنیں گے۔

سونا پہنیں گے۔

شراب پہنیں گے۔

گانے بجائے میں مست ہو جائیں گے۔

رشتے ناطوں کا لحاظ ختم ہو جائے گا۔

ماں باپ کی تمیز ختم ہو جائے گی۔

بہن بھائی کی تمیز ختم ہو جائے گی۔

بڑے چھوٹے کا وقار ختم ہو جائے گا۔

جب یہ ہوگا تو یہ بھی ہوگا کہ یہ بندر اور خنزیر بنا دئے جائیں۔

یہ تو قرآن کہہ رہا ہے۔

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترٹپنا :

وہ اللہ کا رسول ﷺ جو ساری امت کے لئے روتا روتا دنیا سے اٹھ گیا اور ایسا رویا کہ کوئی نبی نہ ترپا کے اللہ تعالیٰ کو ہزاروں دفعہ تسلياں دینے کے لئے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجنا پڑا، قرآن بھیجننا پڑا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کیوں روتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے وہ آیتیں جمع کی تھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو تسلی دی ہیں، وہ اتنی بن گئیں کہ میرے لئے ان کو لکھنا مشکل ہو گیا۔ سو سے زائد آیات بنتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ تسلی دے رہا ہے۔

لعلك باضع نفسلك الا يكونو مؤمنين لعلك باضع نفسلك على اثارهم الم يومنا بهذا الحديث اسفا فلا تذهب نفسلك عليهم

حضرت ما انت عليهم يو كيل لست عليهم بمسيطر ما انت عليهم بمحبار من كفر فلا يحزنك كفره۔

میرے بھائیو! اللہ کا رسول ﷺ قیامت کے دن جب ہماری نافرمانیوں کو دیکھے گا تو کہے گا۔

یا رب ان قوم اتخاذو هذا القرآن مهجورا۔

اے میرے مولا! یہی ہے میری وہ امت جس نے میرے قرآن کو چھوڑ دیا۔

## قرآن نے پکارا:

میرے قرآن نے پکارا، مسجد آؤ، انہوں نے مسجد کی راہیں چھوڑ دیں۔ مجھے بتاؤ یہ اتنا جمع کہاں سے آگیا ہے؟ اس میں سے ایک تھائی باہر سے آیا ہوگا، یہ دو تھائی تو سارا گلستان کالونی کا ہے۔  
ان کے قدم باقی پانچ نمازوں میں کیوں نہیں اٹھتے؟  
یہ کہاں چلے جاتے ہیں؟  
کیا یہ اللہ تعالیٰ کی وھرتو پر آٹھ دن نہیں رہتے؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ تعالیٰ کا رزق کھاتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن پانی پیتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی شوون ٹھوں ہوا اپنے اندر لے جاتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ تعالیٰ کے دے ہوئے نور سے دیکھتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے کانوں سے سنتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے جسم کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن سورج کی روشنی سے نفع اٹھاتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن تاروں کی جملماہث سے نفع اٹھاتے ہیں؟  
کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں؟  
اس پھر دل کو کیا ہوا ہے؟  
کیوں نہیں اس کے دروازے پر دستک پہنچتی؟  
یہ کیوں دیران ہو گیا؟  
ایسے تو پھر بھی سخت نہیں ہوتا۔

## تم کیسے انسان ہو :

عطاللہ شاہ بخاری ”کہا کرتے تھے :  
”ائے ہندوستان والو ! میں نے تمہیں اتنا قرآن سنایا کہ میں صرکو سناتا تو صبا بن جاتی۔ میں پھروں کو سناتا تو موم ہو جاتے۔  
میں دریاؤں کو سناتا تو طوفان تھم جاتے اور میں موجود کو سناتا تو ان کی طغیانی رک جاتی ۔“  
پتہ نہیں تم کس چیز سے بنے ہو؟  
کس خیر سے بنے ہو؟  
تمہارے سینوں میں دل نہیں ہیں، پھر ہیں اور پھر سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت ہے؟

مناشد قسوه من الحجارة۔

پھر بھی اللہ کی بیت سے لرزتا ہے۔

کانپتا ہے پر تم کون سے انسان ہو۔ کیسے سینوں میں دل لئے پھرتے ہو کہ پانچ دفعہ اتنا بڑا بادشاہ تمہیں پکارے تو تم اس کی پکار پر نہیں آتے۔

حَيٌّ عَلَى الصلوٰة۔  
آذُنٰمَازِ کی طرف۔

ایک تھانیدار پکارے گلتان کالونی کا، کہ تمہارا سمن ہے آجائے۔ تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتے ہو، ڈی۔سی۔پکارے تو کام چھوڑ کے بھاگتے ہو۔ اور تمہارا، زمین آسمان کا بادشاہ تمہیں دن میں پانچ دفعہ پکارے اور کانوں پر جوں نہ رینگے، آٹھویں دن مسجد کو آرہے ہو۔

کیا آٹھویں دن کھانا کھایا ہے؟

کیا آج ہی پانی پیا ہے؟

کیا آج ہی چائے پی ہے؟

یہ ایسی جنا اپنے آپ سے کرتے۔

شیطان سے کرتے۔

ملک و مال سے کرتے۔

اپنی دکانوں سے کرتے۔

یہ بے وفائی اللہ تعالیٰ سے کیوں کی ہوتی ہے؟

### نماز چھوڑنا سب سے بڑا جرم ہے :

جس مسجد پر سجدہ نہ ادا ہو، اس سے بڑا بھی کوئی جرم ہے؟

زنا کرنے کو گناہ سمجھتے ہیں، نماز چھوڑ دینا زنا سے بڑا جرم ہے۔

رشوت کھانے کو گناہ سمجھتے ہیں، نماز کا چھوڑ دینا رشوت کھانے سے بڑا جرم ہے۔

قتل کر دینا بڑا گناہ سمجھتے ہیں، نماز کا چھوڑ دیاں قتل سے بڑا جرم ہے۔ سجدے ہی کا انکار کیا تھا شیطان نے۔

شیطان نے کوئی زنا کیا تھا؟

کوئی قتل کیا تھا؟

کوئی شراب پی تھی؟

کوئی جواء کھیلا تھا؟

کیا کیا تھا؟

کوئی شرک کیا تھا؟

شیطان سجدے کا انکاری ہوا۔ ایک سجدے کا انکار کر کے وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا، اس مسلمان کو ہوش نہیں ہے جو روزانہ دن

میں پانچ دفعہ بیسوں سجدوں کا انکار کئے بیٹھا ہوا ہے۔ اور پھر آرام سے روٹی کھاتا جا رہا ہے۔

آرام سے چائے پی رہا ہے۔

آرام سے تفہیم لگا رہا ہے۔

آرام سے اخبار پڑھتا ہے۔

آرام سے بیوی کے پہلو میں لیٹتا ہے۔

ایک سجدے کا انکاری ہو کر شیطان ہمیشہ کے لئے مردود ہوا۔

جس نے فجر کے سجدوں کا انکار کیا۔

پھر ظہر کے سجدوں کا مذاق اڑایا۔

پھر عصر کا مذاق اڑایا۔

پھر مغرب اور عشاء کا مذاق اڑایا۔

گھر میں نماز پڑھنا بھی چلو نہ پڑھنے سے تو بہتر ہے، پر یہ بھی نماز کا مذاق ہی ہے اور آٹھویں دن سر پر ٹوپی رکھ کے آیا، آٹھ دن جس نے اتنے سجدوں کا انکار کیا وہ اس بات سے نبیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے مردود نہ کر دے۔

تو کیا ہوگا اس دن، جن بچوں کی خاطر یا جس نفس کی خاطر اللہ تعالیٰ سے بغاوت کی کہ اٹھا نہیں جاتا،

آیا نہیں جاتا، گرمی بڑی ہے، سردی بڑی ہے، اندر ہیرا بہت ہے۔

کیا قبر کے اندر ہیرے یاد نہیں ہیں؟

کیا قبر کی گرمی یاد نہیں ہے؟

کیا جہنم کی آگ بھول گئے؟

کیا جہنم کے عذاب بھول گئے؟

کیا جنت کی نعمتیں بھول گئے؟

وہ اللہ کا کلام بھول گئے؟

وہ اللہ کا دیدار بھول گئے؟

وہ اللہ سے ملاقات بھول گئے؟

وہ محبوب خدا ﷺ کی محفل بھول گئے؟

## یہ کیسا اسلام ہے؟

یہ کیسا اسلام ہے؟ یہ کیسے پھر دل ہیں جو کمانے میں تو ایسے مست ہوئے کہ ہوش نہیں اور جب اللہ بلاۓ تو ایسے غافل ہو جائیں، نہ بوڑھے کو اور نہ جوان کو ہوش آئے، نہ کسی عورت کو ہوش آئے نہ کسی مرد کو ہوش آئے اور نہ بازار بند ہوں۔

میرے بھائیو! حکومت سے پیسہ بچانے کے لئے ہڑتا لیں کیں، میں میں دن بازار نہ کھولے، نماز کے لئے اگر دکانیں بند کرتے تو آج اللہ تعالیٰ آپ کو ہر ظلم سے باہر نکال دیتا۔

کوئی خالم نہ آپ کے مال پر ہاتھ ڈالتا۔

نہ آپ کی عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالتا۔

دن دیپھاڑے ڈاکے پڑئے، کیوں پڑے کہ ہم باغی ہو گئے۔

## ایسا وفاوں والا اللہ:

ہم نے اللہ سے بغاوت کر دی، کیا صرف جمع کے دن اللہ بلاتا ہے؟ یہ جمع کے دن اتنے کیوں آتے ہیں؟ باقی دنوں میں کیوں نہیں آتے؟ یہ کیسی وفا ہے؟ ایسا وفاوں والا اللہ کہ:

زمین بولے، ائے اللہ! اجازت دے میں گلستان کالونی کو گل جاؤں۔

سمندر بولیں، ائے اللہ! اجازت دے ہم چڑھ جائیں۔

فرشته بولیں، اے اللہ! اجازت دے ہم انہیں ہلاک کر دیں۔

اور جس کے سجدے کا انکار ہوا پڑا، اور آٹھوں دن بازاروں میں جس کی شریعت کا مذاق اڑایا جا رہا، وہ جس کی غیرت خود

جوش میں آ رہی، کہ:

یہ میرے بنائے ہوئے، گندے پانی کے بنے ہوئے، نطفے سے بنے ہوئے،

میری غذا کھا کر۔

میرا رزق کھا کر۔

میرے پانیوں سے زندہ۔

میری غذاؤں سے زندہ۔

میری روٹی سے زندہ۔

میرے دئے ہوئے گوشت سے زندہ۔

میرے دئے ہوئے نظام سے زندہ۔

یہ میرے ہی منکر بن گئے،

پندرہ سو کا ملازم آپ کو چائے کی پیالی نہ دے تو آپ کہتے ہیں چل چھٹی کر، ہم کوئی اور رکھ لیں گے۔

اور جس نے اتنا بڑا وجود بخشنا۔

آنکھوں میں چراغ جلائے۔

کانوں میں فون لگائے۔

دماغ میں برتی روئیں دوڑائیں۔

دل کو دھڑکایا۔

سارے بدن کو خون پہنچانے کا نظام چلایا۔

پھیپھڑوں میں فیکٹریاں چلائیں۔

رگوں میں خون پہنچایا۔

ہڈیوں کو غذا پہنچائی۔

زبان کو بولنے کی طاقت دی۔

دانتوں کو کامٹنے کی طاقت دی۔

دو نالیاں لگائیں۔

سانس کی الگ کر دیں اور معدے کی الگ کر دیں اور وہاں پر پردہ لگایا، جو غذا منہ میں جائے تو معدہ کھل جائے، اور پھیپھڑے کی طرف جانے والی نالی رک جائے، وہ دونوں نالیاں ساتھ ساتھ ہیں اور وہ اللہ اتنی طاقت والا ہے کہ سانس کی نالی بند کرنے اور معدے کی نالی کا منہ کھولے، اور غذا کو منہ میں سے گزار کر معدے میں پہنچائے، پھر ایک زبردست طاقتور نظام چلائے، اس کو توز کر آنتوں میں پہنچائے۔

پھر کروڑوں قسم کی فیکٹریوں کو حرکت دے اور اس میں سے خود کو کھینچ، غذاؤں کو کھینچ، پھیپھڑوں کو غذا، خون کو غذا، خون خود غذا لے کے چل رہا، آنتوں کو غذا، دماغ کو غذا، ہڈیوں کو غذا، ناخن کو غذا، ایک ناخن کھینچ لے تو ہم کیا کریں؟ کیا میرے مولا کا نظام ہے!

تھوڑا سا ناخن کٹ جائے تو سارا دن سی سی کرتا ہے، سارا دن ہوئے کرتا ہے، یہی ناخن میرا رب کھینچ لے تو؟ ہم تو ایک ناخن کا شکر ادا نہیں کر سکتے، یہ جوڑ بنا دئے، سیدھا کر دے تو؟ ہم اسی کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

میرے بھائیو! یہ سب کچھ کر کے پھر ہم اللہ تعالیٰ سے باغی ہو جائیں، ہے کوئی عقل والی بات؟ ہے کوئی سوچ بچار کی بات کہ پندرہ سو روپے دئے اور اس نے چائے کی پیالی نہ دی تو نکال دیا، اس نے گاہک کو ڈیل نہیں کیا تو نکال دیا۔ اور یہ وجود کہاں سے خرید کے لائے؟ یہ زمین کس نے بچا کے دی؟

وَلَا رُضَّ وَضَعَهَا لِلَّاهُ نَامَ۔

ائے میرے بندو! میں نے ہی تو تمہیں بنا کے دی۔

فَاكِهَةُ دِكْحُو مِنْ نَعْمَلٍ تَكَلَّلَ نَكَالًا۔

وَالْحُبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ الرِّيحَانَ۔

میں نے ہی تمہارے لئے غلہ بھی بنایا اور بھوسا بھی بنایا۔

فَبَأْيِ الْأَءِ رِبِّكُمَا تَكَذِّبُنَ۔

میری نعمتوں کو کیوں جھلاتے ہو؟

کیوں میرے باغی بنتے ہو؟

کس کس چیز کا انکار کرتے ہو؟

دیکھتے نہیں ہو :

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ رَبُّ الْمَشْرِقِينَ وَ الْمَغْرِبِينَ۔

میں تمہارے مشرق کا بھی رب ہوں، مغرب کا بھی رب ہوں، شمال کا بھی رب ہوں، جنوب کا بھی رب ہوں۔

فَبَأْيِ الْأَءِ رِبِّكُمَا تَكَذِّبُنَ۔

پھر بھی تم میرے باغی ہو گئے؟ پھر بھی میری نعمتوں کو جھلاتے ہو؟

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَارِ وَ خَلَقَ الْجَانَ مِنْ مَارِجِ النَّارِ۔

تمہیں مٹی سے بنایا، جن کو آگ سے بنایا۔

فَبَأْيِ الْأَءِ رِبِّكُمَا تَكَذِّبُنَ۔

مجھے کیوں جھلاتے ہو، کیوں میری نعمتوں کا انکار کرتے ہو؟

تمہیں پتا نہیں ہے؟ میں نے دو پانی چلائے، ایک کڑوا، ایک میٹھا۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ۔

ان میں ایک پر دہ لگایا۔

لا ییغان تاکہ کڑوا پانی میٹھے میں نہ چلا جائے، اگر میں پر دہ ہٹا لوں تو کڑوا میٹھے میں چلا جائے۔ پھر نہ تمہیں دریا کا پانی

میٹھا ملے نہ زمین کا پانی میٹھا ملے۔

فَبَأْيِ الْأَءِ رِبِّكُمَا تَكَذِّبُنَ۔

تم دیکھتے نہیں ہو، تمہاری کشتیاں میرے اتنے بڑے سمندر میں آرام سے کراچی سے لے کر نیویارک تک چلی جاتی ہیں اور میں طوفانوں کو روکتا ہوں، موجودوں کو لگام دیتا ہوں، پانی کو خاتم کے رکھتا ہوں کہ تمہارے ٹکون جیسے جہاز میرے ایسے بیبت اور خوناک سمندروں پر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چلے جاتے ہیں۔

فَبِاي الاء ربكمَا تكذبُنَ-

تمہیں پتہ نہیں ہے تم سب مر جاؤ گے اور تمہارا رب ہمیشہ باقی رہے گا۔

فَبِاي الاء ربكمَا تكذبُنَ-

تمہیں پتہ نہیں ہے کہ ہر روز اس کی شان جدا ہے۔ کل یوم هو فی الشان (۱) فَبِاي الاء ربكمَا تكذبُنَ (۲) نہیں سنتے ہو؟

سَفَرْغ لَكُمْ أَيْهَا الثَّقلَنَ-

پھر سن لو! عنقریب تمہارے لئے حساب کتاب کا نظام چلانے والا ہوں اور عنقریب تمہارے لئے فارغ ہونے والا ہوں۔

فَبِاي الاء ربكمَا تكذبُنَ-

کیوں جھلاتے ہو؟ کیوں باغی بنتے ہو؟

اے انسان! ہوش میں آ۔ اے جنات ہوش میں آ۔ تمہیں اپنے رب کے نظام کا پتہ نہیں ہے؟ کہ اس نے جہنم کو بنایا ہوا ہے اور

وہ دن تمہیں یاد نہیں ہے کہ آسمان :

وَرَدَة كَالْدَهَانَ۔ اور يُرْسَل عَلَيْكُمَا شَوَاظٌ مِنَ النَّارِ وَنَحَمِرْ فَلَأَنْتُمْ تَنْصَرَانَ۔

تمہیں آگ کی مار، تمہیں پانیوں کی مار، تمہیں جہنم کی مار، کوئی تمہیں بچا سکتا ہے؟

فَبِاي الاء ربكمَا تكذبُنَ-

تمہیں پتہ نہیں ہے کہ اس دن مجرمین بیچانے جائیں گے۔

ان کے چہرے کالے ہوں گے۔

آنکھیں گہری ہوں گی۔

ہاتھ پاؤں بندھے ہوں گے۔

پاؤں جکڑے ہوں گے۔

گردن میں طوق ہوں گے۔

فَبِاي الاء ربكمَا تكذبُنَ-

تمہیں پتہ نہیں ہے کہ میری وزن بھڑک رہی ہے اور لپک رہی ہے اور جھپٹ رہی ہے اور پکار رہی ہے۔

هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، هَلْ مِنْ مَزِيدٍ۔

اَللّٰهُ اَوْلَىٰ اَمِّا بِاللّٰهِ اَوْلَىٰ اَمِّا

فَبِاي الاء ربكمَا تكذبُنَ-

تمہیں کیا ہو گیا؟

تم کیوں میرے باغی ہو گئے؟ تم کیوں جھلاتے ہو؟

یہ بھی سن لو!

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّنَ۔

اگر تم مجھ سے ڈر گئے تو تمہارے لئے بڑی عالیشان جنتیں ہیں۔

فبای الاءربکما تکذبن ) ذالتا افغان ) فبای الاءربکما تکذبن ) فبیها من کل فاکھہ زوجن ) فبای الاءربکما تکذبن ) فبیها عینین  
تجریان ) متکین علی فرش بطنها من استبرق ) و جنا الجنین دان ) فیهں قصرات الطرف ) لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان )  
کانهن الیاقوت والمرجان ) هل جزاء الا احسان ) فبای الاءربکما تکذبن )

## کس رب سے تم بغاوت کر رہے ہو؟

کس رب سے تم بغاوت کر رہے ہو؟

جس نے تمہارے لئے ایسا گلستان تیار کیا ہے، یہ بھی کوئی گلستان ہے کہ سارا دن مٹی ہی مٹی،  
خاک ہی خاک،

دھول ہی دھول،

گرمی ہی گرمی،

آؤ میرا گلستان دیکھو :

جس میں سائے لمب،

پانی بستے ہوئے،

سائے پھیلے ہوئے،

درخت پھیلے ہوئے،

چھل بھرے ہوئے،

خوشے بھکے ہوئے،

چھل پکھے ہوئے اور لکھے ہوئے،

پرندے اڑتے ہوئے،

پانی اٹھتا ہوا،

پانی بہتا ہوا،

حوریں سمجھی ہوئی،

غلامان کھڑے ہوئے،

تمہارا رب تمہاری خدمت کے لئے اور تمہیں کھلانے کے لئے،

اپنے دروازے کھولے ہوئے،

دربار لگائے ہوئے،

نبیوں کا ساتھ،

فرشتوں کا ساتھ،

غلاموں کا سلام،

اور فرش بچھے ہوئے،

قالین لگے ہوئے،

اور گاؤں تیکے لگے ہوئے،

جهاں جوانی ہمیشہ، زندگی ہمیشہ، محبت ہمیشہ،

زندگی کو زوال نہیں،  
جوانی کو زوال نہیں،  
حکومت کو زوال نہیں،  
ہر طاقت ابدل آباد کی،  
وہ ذرا دیکھو تو سہی۔

کہ کیسے جنت کا سایہ دار درخت ہے اور اس کے نیچے تخت ہے اور اوپر خوشے پکے ہوئے ہیں اور اوپر تو بیٹھا ہوا ہے، تیرے ساتھ جنت کی خوبصورت بیویاں، تیری دنیا کی مومن بیویاں، جو جنت کی عورتوں سے بھی ستر ہزار گنا زیادہ خوبصورتیں، وہ تیرے دائیں باائیں ہیں تو نیچے دیکھتا ہے تو جنت کی نہریں چلتی ہیں، اوپر دیکھتا ہے تو پھل بھکے ہوئے ہیں، پکے ہوئے ہیں۔ فبای الاء ربکما تکذبین ۔۔۔ اب میں کیا کیا کھوں، میرے بندے تمہیں کیا کیا بتاؤں اور میری کس کس بات کا تم انکار کرو گے؟

آخر کچھ شرم و حیا چاہئے، آخر کچھ غیرت چاہئے۔

میرے بھائیو! اپنے اللہ کو راضی کریں،  
جن دکانوں کے پیچے نمازیں چھوٹ گئیں،  
جن دکانوں کے پیچے سچ کو طلاق ہو گئی،  
جن دکانوں کے پیچے دیانت چلی گئی،  
خیانت آگئی، بد دیانتی آگئی،

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بد دیانت سے کہے گا:  
وہ تو نے جو امانت کھائی، لے کے آ،

کہے گا یا اللہ کہاں سے لاوں؟  
وہ تو دنیا میں رہ گئی،  
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:  
جہنم میں پڑی ہوئی ہے،  
اب وہ جہنم میں کیسے جائے؟

تو فرشتے ماریں گے، کہیں گے چل۔ وہ اس کو لے کے چلیں گے اور چلتے چلتے دوزخ کا سب سے خطرناک حصہ 'ہاویہ'، وہاں اس کو لے کے جائیں گے جہاں منافق رہتے ہیں، ایمان ہونے کے باوجود امانت کو کھانے والے لوگ ہاویہ میں چلے جائیں گے، جو منافقین کی آگ ہے۔ وہاں دیکھے گا کہ وہ جو مال دنیا میں دبایا تھا وہ وہاں پڑا ہو گا۔

کہے گا، اچھا بیباں پڑا ہے، اتنے میں وہ تباہ ہو جائے گا۔ اس کو اٹھائے گا، کندھے پر رکھے گا پھر اوپر چڑھنا شروع کرئے گا، جب دوزخ کے کنارے پر آ جائے گا تو وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور پھر ہاویہ میں جا گرئے گا۔ اس کو فرشتے مار کر پھر کہیں گے جا واپس لے کے آ، پھر یہ واپس جائے گا پھر کندھے پر لے کے چڑھے گا جب کنارے پر آئے گا تو پھر اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا، اس کو پھر فرشتے مار کے نیچے گرا دیں گے، جا لے کے آ، اب یہ کبھی اس میں سے نہیں نکل سکتا۔

اس کمائی سے توبہ کریں۔ یہ کمانا جہنم میں لے جائے گا اور ادھر دوسری سنو:

سيعلمون ال يوم من اصحاب الكرم۔

ایک فرشتہ اعلان کرئے گا، آج پتہ چلے گا عزت والے کون ہیں؟

تَحْجَافًا جَهْوَبِهِمْ عَنِ الْمُضَاجِعِ۔

كہاں ہیں راتوں کو اٹھ کے نمازیں پڑھنے والے؟

## نماز کی غفلت :

ارے میرے بھائیو! یہ نماز کی غفلت بہت بڑی ہلاکت ہے، میں کیسے سمجھاؤں؟ میں تو جب بھی جمعہ پڑھاتا ہوں میں یہ مضمون ضرور بیان کرتا ہوں، مجھے یہ مجمع نظر آتا ہے تو میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے کہ آٹھویں دن آتے ہیں اور باقی دن کہاں ہوا کرتے ہیں؟  
یہ کیوں نہیں سمجھتے، کیا ہو گیا؟  
ان کے کانوں میں ڈاٹ لگ گیا؟  
یا دل کے اوپر کوئی پرودہ آگیا،  
میں کوئی عربی میں بات کرتا ہوں جو سمجھ میں نہیں آتی،  
یا میں کوئی چندے کا مطالبہ کر رہا ہوں،  
یا اپنی شخصیت کی دعوت دے رہا ہوں۔

سب سے پہلا اعلان ہوگا آج نماز عزت دلانے کی، آج پڑھنے کے گا عزت والے کون ہیں؟

کہاں ہیں راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھنے والے؟ اور اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنے والے؟ صرف نماز نہیں زکوٰۃ بھی دینی پڑے گی،  
پیسہ ہے زکوٰۃ نہیں دے رہے، پیسہ ہے اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ نہیں کر رہے۔

بھائیو! اللہ کے واسطے اللہ کے نام پر خرچ کرنا یکیں، اپنے آپ کو سادگی پر لا یں اور اللہ تعالیٰ کے نام پر لٹانا یکیں، اللہ تعالیٰ آپ کی نسل کو واپس کرئے گا، صرف آپ کو ہی نہیں بلکہ آپ کی نسلوں کو واپس کرئے گا۔

آپ اللہ تعالیٰ کو قرضہ دے رہے ہیں، کسی ایرے غیرے کو قرضہ نہیں دے رہے، بیہاں مسجدوں والے چندے مانگ رہے ہیں،  
بھائی مسجد کو چندہ دو، مدرسوں والے چندہ مانگ رہے ہیں، بھائی مدرسوں کو چندہ دو، یہ تو مسلمان کی غیرت کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں مسجد کے لئے چندہ مانگا جائے، اور کہیں صندوقچیاں پھیلایاں رہے ہیں، کہیں جھولیاں پھیلایاں رہے ہیں، ایسی مجھے شرم آتی ہے، یہ کرنے والوں پر بھی میں کیا کہوں ان کی عقولوں پر بھی پرودہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں مخلوق کے سامنے جھوپلیاں پھیلاتے ہیں اور پھر ان مسلمانوں کی آنکھوں پر بھی پرودہ ہے کہ ان کو غیرت نہیں آتی کہ مسجد کے لئے جھوپلیاں جا رہی ہو اور یہ گھر میں اچھا کھاتے پیتے ہوں اور مسجد کے لئے جھوپلیاں جائے اور مسجد کے لئے صندوق رکھے جائیں اور ہر نماز کے بعد مدرسے کے لئے لوگ چندہ مانگ رہے ہوں۔ یہ ایمان کی غیرت کے خلاف ہے، مسلمان کی ستادت کے خلاف ہے کہ اس طرح مسجد کے لئے جھولیاں پھیلائیں اور مسجد کے لئے صندوق پھریں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے نام پر بے درڑک لگائیں۔

وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكُوْنَةَ۔

۷۶ دفعہ یہ حکم ملا ہے، اور ہر دفعہ زکوٰۃ کے ساتھ نماز کا حکم ہے، نماز پڑھنے والے زیادہ ہیں نبٹاً زکوٰۃ دینے والے تھوڑے ہیں،  
کیونکہ پیسہ جاتے ہوئے جان جاتی ہے، ہمیں نہ دیں اپنے غریب رشتہ داروں کو تلاش کر کے دیں۔

آج جو صحیح دیانت دار تجوہ دار ہے وہ بھی مستحق زکوٰۃ ہے اگر وہ دیانت دار ہے تو، اگر وہ کسی سے رشوت نہیں لیتا تو، آج کا ایسیں پی  
بھی مستحق زکوٰۃ ہے۔ میرا ایک دوست ہے ایس پی، کہنے لگا میں زکوٰۃ کا مستحق ہوں حالانکہ میں ملتان کا ایس پی ہوں، پندرہ دن میرے گھر میں سالن پکتا ہے اور کبھی نہیں پکتا۔ اپنے اوپر صرف خرچ کرنا، بچے کو کھلونے کی خواہش ہو تو ایک ہزار روپے کے صرف کھلونے لے کے دے دئے،

یہ کیا ظلم ہے کہ ہزار روپے کے کھلونے بچے کو لے کے دے دئے، کیا اللہ تعالیٰ پوچھے گا نہیں کہ اس ہزار روپے سے کسی غریب کے گھر کا دیا جل سکتا تھا اور کسی غریب کا ایک ہفتہ گزر سکتا تھا۔ تیرے کسی ممکن رشتہ دار کے گھر میں بھی کچھ سالن پک سکتا تھا۔

رزق دیا تو اس کا ہوش نہیں کہ اس کا حق ادا کریں، جان دی تو اس کا ہوش نہیں کہ اس کا حق ادا کریں، سجدہ جان کا حق ہے اور زکوٰۃ اور صدقات مال کا حق ہیں۔ میں کب اپنے لئے مانگ رہا ہوں، میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے غریب رشتہ داروں کو دیں ان کی تلاش کریں۔ اپنی بیویوں سے پوچھو، سونے کی زکوٰۃ دی ہے؟ نہ دی تو خود پکڑی جائے کی تیرا زیور تیرے لئے گنج سانپ بن کے تیری زبان کو ڈسے گا، اس نے کہا کہ میں نے تو بچیوں کے لئے سنبھال کے رکھ ہے، اس کی زکوٰۃ دہ تو پھر ٹھیک ہے، نہیں تو یہ مال پکڑوا دے گا۔ قیامت کے دن نمازوں نہیں چھڑوا سکتی اگر زکوٰۃ نہیں دی، اور زکوٰۃ نہیں چھڑا سکتی اگر نمازوں پر ٹھیک ہے، پچاس لاکھ کی مسجد بنا دی، اگر خود نمازی نہیں تو یہ مسجد بنا اسے جنم سے نہیں بچا سکتا۔

میرے بھائیو! اپنی جان کا بھی صحیح استعمال کریں اور اپنے مال کا بھی صحیح استعمال کریں۔ ہم ایسے اندر ہے نہیں ہیں کہ جو بچے نے چاہا لادے دے دیا، جو بیگم نے مانگا اٹھا کے دے دیا، نہیں ہم پہلے دیکھیں گے۔

حضرت عثمانؓ کے پاس ایک سائل آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنے آیا تھا، آپؓ نے کہا عثمانؓ کے پاس چلے جاؤ، عثمانؓ سے مانگنے گیا، وہ بیوی سے لڑ رہے تھے، کس بات پر؟ بیوی کہہ رہے تھے، اللہ کی بندی! رات تو نے چراغ میں بتی موٹی ڈال دی، وہ بتی ڈالتے تھے روئی کی، تو تیل زیادہ جل گیا۔ تو یہ سائل کہنے لگا یہ کس کنوں کے پاس بچھ دیا، جو بیوی سے لڑ رہا ہو کہ بتی موٹی کیوں ڈالی ہے، تو یہ مجھے دے گا، مجھے تو درمی بھی نہیں دے گا۔

جب ان کو باہر بلایا اور خیرات مانگی، کہا وہاں سے آیا ہوں، تو اندر گئے اور ایک تھلی اٹھائی، نہ پوچھا کہ کتنے چاہئے نہ پوچھا کون ہو؟ تین ہزار درہم اٹھا کے دے دئے۔ وہ جیراں ہو کے کہنے لگا۔ یار ایک بات تو بتاؤ۔ کہا کیا؟ کہا یہ مجھے تو تو نے اتنے دے دئے کہ میری اگلی نسل کو بھی کافی ہیں اور خود اپنی بیوی سے لڑ رہا تھا کہ بتی موٹی کیوں کر دی۔ کہنے لگے وہ اپنی ذات پر خرچ کر رہا تھا، وہ پھونک پھونک کر کرنا ہے، یہ اللہ کو دے رہا ہوں جتنا مرضی دے دوں۔ یہ تجھے تھوڑا ہی دے رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کو دے رہا ہوں۔

تو اپنی جان کو بھی اللہ پر لگائیں اور اپنے مال کو بھی اللہ پر لگائیں۔ اپنی کمائیوں کو حلال پر لائیں، اپنی اولاد کو اور بیویوں کو سمجھا دیں کہ ہم تمہاری خاطر دوزخ میں نہیں جا سکتے۔ ہم اس پر توبہ کریں اور مسجد کی یہ آبادی ہر وقت ہونی چاہئے، چلو جو کوئی جہاں سے بھی آیا ہے وہ مسجد کا عادی بنے۔

۱۹۹۱ء میں اردن میں ہماری جماعت گئی ہم اسرائیل کے بارڈر پر چلے گئے، آمد و رفت، بات چیت ہوتی رہتی ہے، پونکہ کچھ عرب ادھر رہتے ہیں کچھ عرب ادھر رہتے ہیں، رشتہ داریاں ہیں، تو کسی نے کہا، یہ یہودی ہم سے پوچھتے ہیں، تمہاری فجر میں نمازی کتنے ہوتے ہیں اور تمہارے مجھے میں نمازی کتنے ہوتے ہیں۔

ہم نے پوچھا یہ تحقیق کیوں کرتے ہو؟

انہوں نے کہا، ہماری کتابوں میں یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کے نمازوں کی تعداد باہر ہو جائے گی تو یہودی دنیا سے مٹ جائیں گے۔

اب یہاں فجر ڈیڑھ صفحہ ہوتی ہے اور مجھے میں باہر بھی صفیں بنی پڑی ہیں۔ چلو میں کہتا ہوں مان لیا ۱/۳ طبقہ باہر سے آیا ہے، یہ ۲/۳ تو نیبیں سے اٹھ کر آیا ہے، یہ ہر نماز میں کیوں نہیں آتا؟

میرے بھائیو! اپنے حال پر رحم کریں، اللہ کے واسطے میری پکار کو سئیں، میں آپ کو کوئی فلسفہ نہیں سمجھا رہا۔ میں ہر مجھے جب بھی آتا ہوں، یہی مضمون بیان کرتا ہوں۔ میں روزانہ آپ کو نیا بیان سنا سکتا ہوں، تین سو ساٹھ دن ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین سو ساٹھ دن میں آپ کو تین سو ساٹھ نئے بیان سنا سکتا ہوں۔ یہ میں یہاں بیان کرنے نہیں بیٹھتا اپنا کھڑا، میں روتا ہوں کہ پوری گلتان کا لوئی جہنم کی طرف جائے اور میری ہائے نہ نکلے تو میں ڈوب کے مر جاؤں، جلتا کتا ہم نہیں دیکھ سکتے اس پر ہمارے آنسو نکل پڑیں، چوہے کو ہم جلتا نہیں دیکھ سکتے اور میں اتنی شکلوں

کو جہنم میں جاتا دیکھوں۔

جس نے آج فخر نہیں پڑھی اس نے اپنے آپ پر جہنم کو واجب کر لیا، جواب آئندہ عصر نہیں پڑھے گا اس پر جہنم واجب ہو گئی، پھر میں کیا مضمون بیان کروں؟ کیا فلسفہ بیان کروں؟ اس لئے میرے بھائیو! اپنی ذات پر رحم کریں، اپنے بچوں پر رحم کریں، اپنے گھر والوں پر رحم کریں، مسجد کی دوڑ لگائیں اپنے ماں کو اللہ تعالیٰ کے نام پر خرق فرمایا کریں تاکہ یہاں بھی جہان بنے اور وہاں بھی جہان بنے۔

کیا زندگی ہے؟ چلتے چلتے سانس نکل جاتا ہے۔ پھر یوں مست جاتے ہیں جیسے کہی دنیا میں آئے ہی نہ تھے، پوتے پوچھتے ہیں ابا دادا کی قبر کہاں ہے؟ ابا کہتا ہے بیٹا یہیں کہیں ہو گئی پڑتے نہیں کہاں ہے؟

ارے آج تو اگلی نسل دادے کی قبر نہیں دیکھ سکتی، ہم اس دنیا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے باعث ہو جائیں اس بے وفا جہاں کی خاطر اللہ تعالیٰ سے بغاوت کر جائیں، جو ایسا مہربان جو ایسا کریم ہے۔

## کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگا :

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اپنے اللہ کو راضی کریں، یہی میری فریاد ہے، یہی میری پکار ہے۔ میں بھی توبہ کرتا ہوں آپ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں کہ کوئی کام اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف نہ ہو گا۔ اس کو سیکھنے کے لئے ہم کہتے ہیں، تبلیغ میں جاؤ چلہ لگاؤ۔ ہم کوئی کسی کو تبلیغی جماعت کا ممبر نہیں بنا رہے، ہم خود تبلیغ میں جاتے ہیں اور ہم کو کہتے ہیں تبلیغ میں نکلو کہ ہماری توبہ پکی ہو، ہمارے اعمال درست ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشنے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

